نقشِ آغاز

- روسی نظام کے انہدام کی طرح نیو ورلڈ آرڈر بھی اپنے انجام کو پہنچے گا۔
- امریکہ! غور سے سن لے مسلمان جہاد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔
- قومی وملکی حالات کا بے لاگ تجزیہ اور بصیرۃ افروز تبصرہ

مورخہ ۲۹/اپریل کو ایوان بالا سینٹ کے چیئرمین جناب وسیم سجاد صاحب سینٹ اور قومی اسمبلی کے اراکان پر مشتمل ایک نمائندہ وفد کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے جمعہ کا روز تھا۔ انہوں نے نماز جمعہ جامع مسجد دارالعلوم میں مولانا سمیع الحق کی اقتداء میں ادا کی اس موقع پر مولانا سمیع الحق مدظلہ نے مختصر خطاب فرمایا اور سینٹ کے چیئرمین نے مختصر جوابی تقریر بھی کی۔ مولانا سمیع الحق کی تقریر پارلیمنٹ کے نمائندہ وفد کے حوالے سے براہِ راست حکمرانوں اور سیاستدان سے مخاطبت تھی قومی وملکی حالات کا تجزیہ انگریز کے فرسودہ نظام کی تباہ کاریاں عالمی سیاست کا اتار چڑھاؤ، حکومت اور سیاسی قیادت کے فرائض، امت مسلمہ کی حالت زار اور نشاۃ ثانیہ کیلئے نشان راہ، سنٹرل ایشیا کی نو آزاد مسلم ریاستوں میں دینی تعلیمات کے فروغ کے لیے دارالعلوم حقانیہ کا کردار اور مسلم امہ کے لیے ممکنہ لائحہ عمل، آزاد کشمیر، بوسنیا، افغانستان کی حالت زار روسی نظام کے انہدام کے بعد امریکی نیو ورلڈ آرڈر کی تلوار اس کی چیرہ دستیاں اور انجام اور اس نوعیت کے کئی ایک عنوانات پر ہمہ پہلو حاوی ایک بے لاگ تجزیہ و تبصرہ ہے جو بہی خواہانِ ملت اور مملکت کے ارباب بست وکشاد کے لیے نورِ بصیرت ہے بطور نقش آغاز کے پیش خدمت ہے۔

(عبدالقیوم حقانی)

ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج پاکستان کے ایوان بالا جمہوری ادارہ سینٹ کے چیئرمین جناب وسیم سجاد ڈپٹی چیئرمین جناب میر عبدالجبار خان اپنے رفقاء واراکین پارلیمنٹ جناب محمود خان اچکزئی جناب اجمل خان خٹک

جناب نواب محمد ایاز خان جوگیزئی جناب اعظم ہوتی جناب حمید خان اچکزئی کے ہمراہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، ان حضرات کی یہ خواہش تھی کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ و مشائخ اور طلبہ سے ملاقات کریں چنانچہ آج انہوں نے یہاں نماز جمعہ پڑھنے اور یہاں کے طلبہ و اساتذہ سے ملاقات اور دارالعلوم کا معائنہ کرنے کا پروگرام بنایا، جامعہ حقانیہ کو ملک بھر میں ایک علمی و دینی مقام اور مرکزیت حاصل ہے۔ بحمد للہ آج ملت مسلمہ کا ایک علمی سرمایہ ہے ملک بھر کے تمام علاقوں میں اس کے فضلاء خدمتِ علم و دین میں مصروف ہیں جناب اچکزئی صاحب جناب جوگیزئی صاحب اور جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب، بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ حضرات بھی خوب جانتے ہیں کہ آج بلوچستان کے اضلاع اور وہاں کے دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں اگر علماء ملیں گے تو وہ زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ ہی کے فضلاء ہوں گے اس لیے بلوچستان کے ان قائدین کو بھی دارالعلوم دیکھنے کی دیرینہ تمنا تھی پھر گذشتہ ۴۰،۵۰ سال سے افغانستان کے طلبہ بھی یہاں پڑھتے رہے اور خدا کا فضل ہے کہ گذشتہ جہاد میں محاذ جنگ کی قیادت دارالعلوم ہی کے فضلاء کے ہاتھ میں رہی صرف جہاد ہی نہیں افغانستان کے تمام صوبوں میں اب جو دینی مدارس، تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہے یا جہاد سے قبل مراکز قائم تھے وہ بھی دارالعلوم ہی کا فیضان ہے۔

وسطی ایشیاء کی نوآزاد مسلم ریاستوں میں بھی دارالعلوم حقانیہ نے اپنا تعلیمی تبلیغی اور تحریکی کام شروع کر دیا ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ آج دارالعلوم کے احاطہ ماوراء النہر میں سو سے زائد طلبہ وسطی ایشیاء کی نوآزاد مسلم ریاستوں ازبکستان اور تاجکستان وغیرہ سے تعلق رکھنے والے زیر تعلیم ہیں اور اُن کو اُن ہی کی زبان میں پڑھایا جاتا ہے سنٹرل ایشیاء کے مزید ۵۰۰ سے زائد طلبہ اس کے منتظر ہیں کہ انہیں پاکستان لاکر دارالعلوم حقانیہ میں تعلیم دلائی جاتے۔

ابھی تین ہفتے قبل دارالعلوم حقانیہ میں امام حرم تشریف لائے تھے یہاں پر انہوں نے ماسکو کے ایک طالب علم سے قرآن سنا تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ یہ اسلام کا معجزہ ہے کہ وہاں پر مسلمان ڈیڑھ سو سال تک غلام رہ کر، مقید اور محبوس رہ کر اسلام کی حفاظت کرتے رہے، ان میں آج بھی سچی طلب، تڑپ، جذبہ اور ولولہ موجود ہے ان کی اسلام کے ساتھ وارفتگی، تعلق، محبت اور شیفتگی کا جو تعلق ہے اور جو کیفیت ہے وہ ہم سے مختلف اور بدرجہا بہتر ہے وہاں کے طلبا جب یہاں آتے ہیں تو کوٹ پتلون، مغربی تہذیب اور مغربی لباس میں ملبوس ہوتے ہیں مگر چند روز میں اُن کی زندگی بدل جاتی ہے بلا کا حافظہ ہے غضب کا شوقِ علم و مطالعہ ہے یہاں چند روز قیام کے بعد اُن کے چہروں پر نورانیت اور برکات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

بہرحال میں عرض کر رہا تھا کہ دارالعلوم حقانیہ پر خدا کا فضل ہے آپ حضرات جو دارالعلوم میں تشریف لاتے

ہیں میں تہہ دل سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں آپ ایوان بالا کے فائز ین پارلیمنٹ کی مؤثر قوت ہیں قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اور تجربہ کار پارلیمنیٹرین ہیں اللہ نے آپ کو موقع دیا ہے آپ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں میں ہماری تبلیغ اور آواز اور پیغام پہنچا سکتے ہیں۔

دنیا کے نقشے بدل رہے ہیں روسی نظام درہم برہم ہوگیا امریکی نیو ورلڈ آرڈر خود اپنے ہاتھوں تباہ ہوگا لہٰذا ہمارے ملک کے سارے مسائل کا حل صرف اور صرف رجوع الی اللہ میں ہے قرآن اور اسلامی نظام کے نفاذ میں منحصر ہے ــــ ہم نے پاکستان میں ۴۵ سال سے کوئی نیا نظام نہیں اپنایا اور نہ آزمایا ہم انگریز کے دیئے ہوئے اسی استحصالی نظام کے نفاذ میں لکیر کے فقیر بنے رہے جس کا ثمرہ لوٹ کھسوٹ ہے ظلم و تشدد ہے جھوٹ اور فریب ہے جس میں نہ تو صحیح جمہوریت ہے اور نہ عدل و انصاف نام کا کوئی وجود، اس لیئے ہم آج تک ملک کو بحران سے نہ نکال سکے اسی انگریزی نظام ہی کی برکتیں ہیں کہ ملک میں بحران پہ بحران آرہا ہے جب ہم انگریزی نظام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ انگریزی نظام جو اس وقت وہاں برطانیہ یا امریکہ میں رائج ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ہمارے لیے انگریز کا بنایا ہوا ظالمانہ اور وحشیانہ نظام جو وہ ہمیں دے کر چلا گیا ہے ورنہ اب انگریزوں کے ہاں مروجہ نظام میں ظلم و ستم وحشت گردی اور اندھیر نگری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے جمہوریت کے بھی قائل ہیں، بنیادی حقوق کے بھی، عدل و انصاف کے بھی، ان کے ہاں بوڑھوں کے بھی حقوق ہیں بے روزگاروں اور بچوں کے بھی اور حیوانوں اور کتوں کے بھی ــــ مگر ہمارے ملک کو ایام غلامی کا جیلخانہ تصور کرتے ہوئے غلام قیدیوں کے لیے انہوں نے جو قواعد اور نظام وضع کیا تھا ہم آج بھی ظلم [illegible] انہی چکیوں میں پس رہے ہیں انہوں نے ہم پر اپنے جو کاسہ لیس اور پٹھو مقرر کیے وہی آج تک حکومت کرتے چلے آرہے ہیں آپ دیگر ممالک پر نظر ڈالیں۔ اسرائیل کا اپنا نظام ہے، چین نے اپنا نظام بنایا، [illegible]ت نے اپنا نظام قائم کیا مگر یہاں پر انگریز کی معنوی اولاد نے مکمل نظام کی تبدیلی تو کجا، کسی ایک شعبہ [illegible] بھی تبدیلی نہیں آنے دی ہم آج بھی ۱۸۶۰ء اور ۱۸۷۵ء کے قوانین سے چمٹے ہوئے ہیں ہمیں نظریہ پاکستان کی قدر کرنی چاہیئے تھی، ہمیں اپنے نظریاتی اساس کا تحفظ کرنا چاہیئے تھا۔ آج ہمارے سروں پر نیو ورلڈ آرڈر کی تلوار لٹک رہی ہے دشمن سب ایک اور متحد ہیں۔ چین، بھارت، روس، اسرائیل اور امریکہ سب عالم اسلام کے مقابلہ میں ایک ہیں۔ الجزائر، مصر، سعودی عرب، کشمیر، افغانستان، پاکستان، سب ان کی مطلوبہ سیاست کا ٹارگٹ اور مفادات کا ہدف ہیں وہ سب یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان اکٹھے نہ ہوں۔ پہلے کمیونزم سے مقابلہ تھا۔ امریکہ اس سے لڑتا رہا جب ایک صدی میں اس کی حقیقت اور اصل روپ نکھر کر سامنے آیا تو وہ ہاتھ دھو کر اسلام کے پیچھے پڑ گیا بنیاد پرستی اور دہشت گردی کا ہوا کھڑا کرکے

مسلمانوں کو وحشی باور کرانے کی تحریک چلاتی اگر جہاد کا نام دہشت گردی ہے اگر آزادی اور حقوق کے حصول کا نام دہشت گردی ہے تو یاد رہے کہ یہ اسلام کے ساتھ لازم اور ملزوم ہیں امریکہ غور سے سن لے کہ مسلمان بغیر جہاد کے زندہ نہیں رہ سکتے ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " ذروۃ سنامہا الجہاد " اونٹ کا تشخص اور انفرادیت کوہان ہے ، ملت اسلامیہ کا استحکام ، تشخص اور پہچان جہاد سے ہے امریکہ پر جہاد کی قوت ظاہر ہو چکی ہے ، اسی جہاد کی برکت سے مسلمان پھر اکٹھے ہوں گے روس کی طرح امریکہ بھی تہس نہس ہو گا ۔ مگر آج بدقسمتی سے ہماری سیاست بالعکس جا رہی ہے ہمارے حکمران کیا سوچ رہے ہیں ، حکمران ہوں یا سیاست دان سب ایک سے ایک بڑھ کر امریکہ کو خوش کرتے میں لگے ہوئے ہیں ایٹمی پلانٹ کا مسئلہ ہو یا اسلامائیزیشن کا عمل ، کشمیر کا مسئلہ ہو یا ملک میں کسی بھی تعمیری کام کا مسئلہ ، جب تک امریکہ بہادر کے حضور سجدہ نہ کیا جائے اور وہاں سے اجازت نہ مل جائے قدم نہیں اٹھایا جاتا ۔

بہرحال میری گزارشات معزز مہمانوں سے یہی ہیں کہ اللہ نے آپ کو ایک مقام دیا ہے ، آپ پارلیمنٹ کا ایک نمائندہ وفد ہیں ۔ سینٹ نے گزشتہ نو دس سال سے بحرانوں میں جس طرح پاکستان کی رہنمائی کی ہے وہ ایک تاریخی ریکارڈ ہے آپ پاکستان میں نظام اسلام کے نفاذ میں بھی بنیادی اور مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں جب یہاں امن قائم ہو گا اسلامی نظام نافذ ہو گا تو افغانستان سمیت سنٹرل ایشیا کی وسطی ریاستوں تک اس کے علمی و روحانی اور مادی و سیاسی اثرات پہنچے گے اور امت کے اتحاد ، غلبہ اور یکجہتی کی فضا بنے گی اور کیا خبر ! کہ پاکستان کو اس میں سبقت و اولیت کا شرف حاصل ہو ۔

جناب وسیم سجاد چیئرمین سینٹ کا خطاب

میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے ایک بار پھر یہ موقع ملا کہ میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مولانا سمیع الحق کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں مجھے یہاں حاضری کی سعادت پہلے بھی دو مرتبہ حاصل ہو چکی ہے میں جب بھی یہاں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ بحمداللہ دین کی خدمت خوب ہو رہی ہے علم پڑھایا جا رہا ہے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ نے خلوص اور جانفشانی کے ساتھ اس دارالعلوم کو ترقی دی ، ان کی عزت شخصیت عظمت اور کمال کی ایک دنیا معترف ہے صرف پاک و ہند ہی نہیں بلکہ تمام مسلم ممالک میں اگر بلند ترین علمی اور دینی مقام کسی شخصیت کو حاصل ہو سکتا ہے اور جس کا تصور ممکن ہے تو وہ مولانا عبدالحق ؒ کو حاصل تھا اسی طرح مولانا مرحوم کے جانشین مولانا سمیع الحق نے بھی اپنے عظیم والد کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے پیغام کو آگے بڑھانے کی کوشش کی اور اس میں وہ سرخرو اور کامیاب رہے ہم ان کی دینی خدمات کے شکر گزار